یا اللہ
یا رسول اللہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم ط
الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
محفل میلاد کے
فضائل اور برکات
فیض ملت حضرت شیخ الحدیث والتفسیر محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی بہاولپور
باہتمام: صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی
مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد سیرانی روڈ بہاولپور

نام کتاب: محفلِ میلاد کے فضائل اور برکات

تصنیف: فیض ملت شیخ القرآن علامہ الحاج
محمد فیض احمد صاحب اویسی رضوی

کتابت: اویسیہ کمپیوٹر، سیرانی مسجد بہاولپور

نگرانی کتابت: صاحبزادہ ریاض احمد اویسی رضوی

کمپوزر: عامر رضا خان

تقسیم کار: مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور

ہدیہ: 20 روپے

لاہور میں حضور فیض ملت کی کتب مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ لاہور

نوری بک ڈپو دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ لاہور

امابعد! عینی مشاہدہ اور سب کا ذاتی تجربہ ہے کہ فرائض میں صدقہ زکوٰۃ موجب صد برکات اور دافع البلیات فی الاموال ہے ایسے ہی ہزاروں سے سنا اور سینکڑوں کو دیکھا کہ نفلی صدقات میں میلاد شریف اور گیارہویں شریف کا التزام افلاس و تنگدستی کا بہترین علاج ہے بہت سے کنگال اس کے عامل صاحب ثروت اور اہل دولت مال بنے دیکھے بلکہ بہت سے بے اولاد میلاد شریف کی منت ماننے پر صاحب اولاد ہوئے۔

تحریک وہابیت سے پہلے میلاد شریف کی محافل و مجالس کا عرب و عجم میں خوب چرچا تھا یہاں تک کہ شادی، بیاہ، خوشی اور فرحت و مسرت کے مواقع اور بچوں کی پیدائش اور نئے مکان میں سکونت پر ایسے ہی دیگر اکثر مواقع پر مجلس میلاد کا انعقاد موجب برکت و بخشِ صد فرحت تصور کیا جاتا اور اب بھی بفضلہ تعالیٰ اس مجلس پاک کا انعقاد عرب و عجم میں اسی طرح ہوتا ہے اور انشاء اللہ تاقیامت ہوتا رہے گا اگرچہ چند معدودے فرقے وہابیت سے متاثر ہو کر اس کے انعقاد میں روڑے اٹکاتے ہیں لیکن ان کی رکاوٹ عشاق مصطفیٰ ﷺ کو نہیں روک سکتی اس کے جواز سے قطع نظر فقیر اس رسالہ میں صرف اور صرف برکات میلاد سے بحث کرے گا تاکہ اس مجلس مبارک منعقد کرنے والوں کو نوید جاودانی نصیب ہو اور فقیر کیلئے زاد راہ اور موجب نجات۔

وماتوفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم وصلی اللّٰہ علی حبیبہ لرؤف الرحیم

الفقیر القادری ابو صالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ بہاولپور
جمعۃ المبارک یکم محرم ۱۴۱۰ھ ۴ اگست ۱۹۸۹ء

مقدمہ

میلاد شریف کے برکات لکھنے سے پہلے مقدمہ یعنی شروع میں چند ضروری امور عرض کردوں جس سے میلاد شریف کی اہمیت پر کسی معترض کا اعتراض ہو تو وہ خود بخود ختم ہو جائے۔

میلاد النبی یا عشاق کی عید

روحانی طور تو ہے ہی اور دینوی زندگی میں انسان کو جس سے فائدہ وہ وہ اسے عید سے کم نہیں سمجھتا چونکہ امت کو اس محفل سے روحانی سرور کے علاوہ بہت سی مشکلات آسان ہوتی ہیں اسی لئے نبی کریم ﷺ کی ولادت کے دن کو عید میلاد النبی کہا جاتا ہے کیونکہ ہر وہ دن جس میں بندوں کو خدا کی کوئی نعمت نصیب ہو عید یعنی خوشی و مسرت کے اظہار کا دن ہوتا ہے قرآن کریم میں ہے۔

ربنا انزل علینا مائدہ من السماء تکون لنا عیدا الاولنا وآخرنا

"اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے خوان حکمت نازل فرما جو ہمارے لئے اور ہمارے اگلے پچھلوں کیلئے عید ہو جائے"

فائدہ! بنی اسرائیل کیلئے آسمان سے تیار شدہ کھانا من و سلوا، اترنے کا دن عید ہوگیا کیونکہ یہ خدا کی ایک نعمت ہے تو پھر نبی رحمت ﷺ کی پیدائش کا دن مسلمانوں کیلئے عید کیوں نہ ہو جبکہ وہ تمام نعمتوں کی جان اور سب سے بڑی نعمت ہیں، اسی لئے علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمتہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب جواھر البحار میں فرمایا اللہ تعالی اس شخص پر رحم کرے جس نے حضور علیہ السلام کے ماہ میلاد کی راتوں کو عید کے طور پر منایا (اس مسئلہ کی تحقیق کیلئے فقیر کی کتاب "میلاد النبی عید کیوں کا مطالعہ کریں"

عشق و محبت کے کرشمے

محفل میلاد روکنے والوں کے پاس سب سے بڑا حربہ بدعت ہے۔ حالانکہ بدعت بیچاری کو عشق و محبت نبوی کے گلستان کی بہار نصیب کہاں ادھر کو رخ کرنے کا امکان ختم کردیا گیا ہے چنانچہ عشاق کے اطوار و معمولات اور ائمہ و مشائخ کے دلائل کی تصریحات سے واضح ہے سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا۔

کیف کان حبکم لرسول اللہ صلی اللہ وسلم قال اکان واللہ احب الینا من اموالنا واؤلابنا وآبائنا وامھاتنا من الماء البارد علی الظماء (شفا شریف)

رسول اللہ ﷺ تمہیں کس طرح محبوب تھے، بلکہ سخت پیاس کے وقت جتنا ٹھنڈا پانی محبوب ہوتا ہے حضور ہمیں اس سے بھی زیادہ محبوب تھے و پیارے تھے"۔

فائدہ! اپنے والدین، اپنے بیٹے، اپنے مال، اپنی عزتیں، اپنی جانیں حضور پر قربان کرکے تمام صحابہ کرام نے ثابت کردیا کہ۔

محمد ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، جان و اولاد سے پیارا

یہی وجہ ہے کہ ہزاروں امور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ ائمہ مشائخ

اور علماء و فقہا سے سرزد ہوئے۔ جن پر بقول مخالفین "کل بدعۃ وکل ضلالۃ فی النار" کا حکم لاگو ہو جاتا ہے، لیکن حاشاوکلاء انہیں بدعت ضلالۃ کہنے والا خود جہنمی و ناری ہو جاتا ہے۔

معمولات (صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین اور مشائخ و فقہاو علماء اور محدثین) کی تفصیل مطلوب ہو تو فقیر کی کتاب (باادب بانصیب) کا مطالعہ فرمائیں اور کل بدعت ضلالہ کے جوابات "فقیر کی کتاب العصمہ عن البدعۃ اور تحقیق البدعۃ" کو دیکھیں۔

معمولات صحابہ کے نمونے

حضور نبی اکرم ﷺ کے وضو کے پانی اور غسالہ شریف اور فضلات مبارکہ کا استعمال و دیگر متبرکات کا تبرک بنانا اور بعض تبرکات اپنی قبور میں لے جانا وغیرہ وغیرہ عشق و محبت نہیں تھا تو اور کیا تھا اور ان کاان تبرکات کو ساتھ لے جانا کیوں؟ ان ہزار واقعات میں ایک ملاحظہ ہو۔

خوشبو قبر میں

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ مشک تھی وصیت فرمائی کہ یہ مشک میری قبر میں رکھنا کیونکہ یہ مشک حضور علیہ السلام کا بچا ہوا (خوشبو ہے۔) (رواہ المستدرک عن حمید بن عبدالرحمن) ایسے واقعات کی تفصیل کیلئے فقیر کی کتاب البرکات فی البرکات پڑھئے۔

میلاد شریف کے فائدے

امام ابو اشامہ امام نودی محی الدین کے استاد محترم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے دور کا نیا مگر بہترین اختراع حضور ﷺ کے یوم ولادت کا جشن منانے کا عمل ہے جس سے چند فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

(۱) خوشی کی مناسبت سے صدقہ خیرات کیا جاتا ہے جس سے فقراء و مساکین کا بھلا ہوتا ہے۔

(۲) محفلوں کی زیبائش اور آرائش اور اظہار مسرت کیا جاتا ہے جس سے حضور ﷺ کے عاشقوں کا پتہ چلتا ہے۔

(۳) ان مبارک تقریبات سے امیوں کی سرور کائنات سے والہانہ عقیدت و محبت کا پتہ چلتا ہے۔

(۴) اس طرح خدا کی سب سے عظیم نعمت کا شکر ادا ہوتا ہے اور اھل محفل کے دل میں آپ فضیلت و عظمت پختہ ہوتی ہے۔

(۵) عاشق میلاد النبی مناتے ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کفار و مشرکین جلتے بجھتے، اور لیغیظ بھم الکفار کا مصداق بنتے ہیں۔

فائدہ! اس آخری جملہ میں حضرت علامہ نے فیصلہ فرمادیا کہ عید میلاد النبی منانا کمال محبت و ایمان کی نشانی ہے اور اس سے روکنا، اس کو حرام و ناجائز کہنا اسلام دشمنی کی علامت ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام

امام سخاوی! رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ عید میلاد النبی ﷺ کی مجالس منعقد کرنے سے اللہ تعالیٰ کا عام فضل و کرم ہوتا ہے۔

امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ

میں اس کو محبوب رکھتا ہوں کہ اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہوتو میلاد شریف کے پڑھوانے پر صرف کردوں رحمتہ اللہ علیہ

سید نا جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ

جو میلاد شریف میں شامل ہوئے اور اس کی تعظیم کی تحقیق وہ کامیاب ہو گیا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ

جس نے میلاد شریف کے پڑھوانے کیلئے کھانا تیار کیا اور مسلمانوں کو جمع کیا اور روشنی کی، نیا لباس پہنا اور خوشبو اور عطر لگایا میلاد کی تعظیم کیلئے تو اللہ بروز قیامت حضرات انبیاء کے ساتھ حشر کرے گا اور وہ اعلیٰ علیین میں ہو گا۔

امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ

جس نے میلاد کیلئے مسلمانوں کو جمع کیا اور کھانا تیار کرایا اور احسان کیا اور اس کو پڑھوانے کا سبب بنا تو اللہ تعالیٰ اس کو بروز حشر صدیقوں، شہیدوں، اور صالحین کیساتھ اٹھائے گا اور وہ جنات نعیم میں پہنچے گا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

جس نے ایسی جگہ کا قصد کیا جس میں میلاد شریف پڑھا جارہا تھا تو اس نے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کا قصد کیا اس لئے کہ اس نے محض نبی ﷺ کی محبت کیلئے ہی ایسا کیا۔

امام فخرالدین رازی رحمتہ اللہ علیہ

جس شخص نے نمک یا گندم یا کسی کھانے کی چیز پر میلاد شریف پڑھوایا تو اس شے میں برکت ظاہر ہوگی جو اس کو حاصل ہوگی اور اللہ اس کے کھانے والے کی مغفرت کردے گا۔

اگر پانی پر میلاد شریف پڑھوایا جائے تو جو اس پانی کو پئے گا اس کے قلب میں ہزار نور اور رحمت داخل ہوں گے اور اس کے قلب سے ہزار کینہ اور بیماری نکل جائے گی اور اس کا قلب اس دن مردہ نہ ہو گا جس دن دل مردہ ہو جائیں گے (رحمتہ

اللہ تعالیٰ علیہ)

جس نے نقدی پر میلاد پڑھوایا اور رقم کو دوسری رقم میں ملایا تو اس میں برکت ہوگی اور نہ ہی یہ شخص محتاج ہو گا اور نہ اس کا ہاتھ خالی ہو گا نبی اکرم ﷺ کی برکت سے

امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ

جس گھر یا مسجد یا محلہ میں میلاد شریف پڑھا جائے گا تو فرشتے اس پر چھائیں گے اور ان کے حاضرین پر دعائے رحمت کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت و خوشنودی سے نوازے گا (رحمتہ اللہ علیہ)

جو مسلمان اپنے گھر میں میلاد شریف پڑھوائے گا اللہ تعالیٰ اس گھر کو قحط و وبا، جلنے ڈوبنے اور آفات و بلیات اور بغض و حسد اور بد نظری اور چوری سے محفوظ رکھے گا اور جب وہ مرجائے گا تو اللہ اس پر منکر نکیر کے جواب آسان کرے گا اور وہ سچائی کی جگہ میں حضور الٰہی میں رہے گا۔

امام ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ

اکابر بزرگان دین کے ارشادات مبارکہ نقل فرما کر لکھتے ہیں، جس کا میلاد النبی ﷺ کی تعظیم کا ارادہ ہو، اس کیلئے اگر تو دنیا بھر کی تعریفیں لکھ ڈالے تو بھی اس کا دل محبت نبوی میں متحرک نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ان میں رکھے جو تعظیم کرنے اور قدر پہچاننے والے ہیں آمین (النعمتہ الکبریٰ علی العالم صفحہ ۸ تا ۱۲)

شیخ زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شیخ زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ ہر جمعہ کی رات چند من چاول پکا کر بارگاہ رسالت میں نذرانہ پیش کرتے، لطف یہ کہ چاول کے ہر دانہ پر تین مرتبہ قل ھو اللہ احد شریف پڑھا ہوتا تھا اور رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایام مولد میں ہر روز ایک ہزار تنکہ ایک بڑا پیمانہ زیادہ کرتے رہتے حتیٰ کہ بارہ ربیع الاول شریف کی بارہ ہزار تنکہ خرچ فرماتے (اخبار الاخیار)۔

عبدالرحیم شاہ رحمتہ اللہ علیہ

شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں ہمیشہ ایام مولود شریف میں نبی پاک

ﷺ کی نیاز کا کھانا تیار کیا کرتا تھا میلاد شریف کی خوشی کا۔ پس ایک سال بھنے ہوئے چنوں کے سوا کچھ میسر نہ آیا، میں نے وہی چنے لوگوں میں تقسیم کردئے تو رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور دیکھا تو وہی چنے حضور ﷺ کے سامنے رکھے ہوئیں ہیں اور آپ خوش اور مسرور ہیں (درثمین صفحہ ۸)

علامہ اسماعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ تفسیر روح البیان آیت کریمہ محمد رسول اللہ کے تحت فرماتے ہیں کہ میلاد کرنا بھی حضور ﷺ کی ایک تعظیم ہے جبکہ وہ منکرات سے خالی ہو علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے حضور علیہ السلام کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے (روح البیان)۔

شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

اس میں میلاد کرنے والوں کیلئے سند ہے کہ آنحضور ﷺ کی شب میلاد خوشیاں مناتے اور مال لٹاتے ہیں، مدارج النبوت دوم صفحہ ۲۶

مولود شریف کے خواص و برکات میں سے ایک یہ بھی مجرب چیز ہے کہ اس میلاد شریف سے سال بھر امن و امان قائم رہتا اور میلاد کرنے والے کی حاجتیں مرادیں پوری ہوتی ہیں پس اللہ تعالی رحم فرمائے اس شخص پر جو مولد مبارک کے مہینہ کی راتوں کو عید مناتے تاکہ جن بدبخت لوگوں کے دلوں میں حضور کی دشمنی اور بدعقیدگی کی بیماری ہے ان کیلئے شدت کی بیماری ہو (ماثبت بالسنۃ)

فائدہ! سنا آپ نے شیخ نے فرمایا کہ بعض لوگوں کو بغض رسول ﷺ کی بیماری ہوتی ہے تو میلاد شریف سے ان کی بیماری بڑھاؤ، اسی لئے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے فرمایا۔

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

محفل میلاد میں انوار کی بارش

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے عقیدہ میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن حضور ﷺ کے مولد میں حاضر تھا لوگ حضور پر درود پڑھتے اور معجزے آپ کی

ولادت کے وقت اور بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے دیکھا کہ فرشتوں کے انور، انوار رحمت سے ملے ہوئے ہیں۔

حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ مکتوبات میں میلاد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اچھی آواز کے ساتھ قرآن قصیدے، نعت شریف، اور فضائل بیان کرنے میں کیا مضائقہ ہے (مکتوبات

فائدہ! امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا یہ قول اس قوم کے منہ پر طمانچہ ہے جو آپ کی عبارات مکتوبات کو توڑ مروڑ کر کے غلط مفہوم بیان کیا کہ (معاذ اللہ) سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بھی میلاد کو بدعت لکھتے ہیں، ان کی ایسی بہتان تراشیوں کا حضرت پیر طریقت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری مدظلہ نے اپنی تصنیف میں خوب قلع قمع فرمایا ہے ہاں اس محفل میلاد کو آپ نے بدعت لکھا جو خلاف شرع امور پر مشتمل ہو، بفضل تعالی ہم بھی ایسی محافل کے نہ صرف منکر بلکہ سختی سے ان امور کو روکتے ہیں جو محفل میلاد میں سرزد ہوں اور یہ نہ صرف میلاد شریف سے مختص ہے بلکہ ہر کار خیر کیلئے قاعدہ ہے کہ کار خیر پر وہ امور اضافی جو خلاف شرع ہوں روک دیئے جائیں نہ یہ کہ سرے سے کار خیر کو ہی خیرباد کہا جائے اسی قاعدہ پر ہمارا اور مخالفین کا اختلاف ہے ہم کہتے ہیں کار خیر کو باقی رکھ کر غیر شرعی امور جو اس پر عارض ہوں تو انہیں ختم کیا جائے، مخالفین محض بہ ثبات کے ضد کہتے ہیں، سرے سے کار خیر ہی ختم کردیا جائے۔

ابن جوزی رحمہ اللہ تعالی علیہ

علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس سے سال بھر تک امن و عافیت رہتی ہے اور یہ مبارک عمل ہر نیک مقصد میں فوری کامیابی کا سبب بنتا ہے۔ معلوم ہوا کہ نیک مقاصد میں کامیابی کیلئے میلاد شریف کرانا علماء متقدمین کا پسندیدہ عمل رہا ہے۔

علامہ سید احمد عابدین رحمتہ اللہ علیہ

علامہ سید احمد عابدین رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں صاحب معجزات ﷺ کی ولادت طیبہ کے واقعات سننے کیلئے جمع ہونا بڑی نیکی ہے کیونکہ یہ (محفل) نیکیوں اور درود

شریف پر مشتمل ہے اور ان پر درود و سلام کی کثرت ان کی محبت کا سبب ہے اور یہ ان کے قرب کا ذریعہ ہے۔

ابوالخیر شمس الدین رحمہ اللہ علیہ

حافظ الحدیث ابوالخیر علامہ شمس الدین رحمتہ اللہ علیہ نے ابولہب جس کی مذمت میں سورہ لہب نازل ہوئی عید میلاد النبی منانے کا جنم میں یہ بدلہ ملا کہ اس کی انگلیوں سے پانی نکلتا ہے جس سے وہ تسکین پاتا ہے اور ہر پیر کو اس کا عذاب کم ہوجاتا کیونکہ اس نے حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں اپنی لونڈی ثوبیہ کو آزاد کیا تھا تو اس مسلم موحد کا کیا عالم ہوگا جو نبی کریم علیہ السلام کی ولادت پر خوشی مناتا اور مال خرچ کرتا ہے۔

ابولہب کو فائدہ

حضور نبی کریم ﷺ کی پیدائش کے وقت ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے آکر ابولہب کو خبر دی کہ تیرے بھائی عبداللہ کے گھر فرزند (محمد ﷺ) پیدا ہوئے ہیں ابو لہب سن کر اتنا خوش ہوا کہ انگلی کا اشارہ کرکے کہنے لگا ثوبیہ جا آج سے تو آزاد ہے سب مسلمان جانتے ہیں کہ ابولہب سخت کافر تھا قرآن پاک میں پوری سورہ تبت یدا بی لھب اس کی مذمت میں موجود ہے مگر حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی کرنے کا جو فائدہ اس کو ہوا وہ بخاری شریف میں یوں مروی ہے۔

فلما مات ابولھب فراہ بعض اھلہ بشر حیبتہ قال لہ مانالقیت قال ابولھب لم الق بعدکم خیرا انی سقیت فی ھناہ بعتاقتی ثوبیہ

(بخاری شریف)

"کہ جب ابولہب مرا تو اس کے گھر والوں (حضرت عباس) نے اس کو خواب میں بہت برے حال میں دیکھا پوچھا کیا گزری؟ ابولہب نے کہا کہ تم سے علیحدہ ہوکر مجھے خیر نصیب نہیں ہوئی ہاں مجھے اس کلمہ کی انگلی سے پانی ملتا ہے جس سے میرے عذاب میں تخفیف ہوجاتی ہے کیونکہ میں نے انگلی کے اشارہ سے ثوبیہ کو آزاد کیا

ابن حجر شارح بخاری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت علامہ امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ اس حدیث شرح فتح الباری صفحہ ۱۱۸ جلد ۹ میں لکھتے ہیں کہ۔

نکر السھیلی ان العباس قال لما مات ابولھب رائتہ فی منامی بعد حول فی شر حال فقال مالقیت بعدکم راحتہ الا ان العذاب یخفف عنی فی کل یوم الاثنین و کانت ثوبیتہ بشرت اباالھب بمولدہ فاعتقھا۔

"امام سہیلی نے ذکر کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابو لہب مرگیا تو میں نے ایک سال بعد اسے خواب میں دیکھا کہ وہ بہت برے حال میں ہے اور کہہ رہا ہے کہ تم سے جدا ہونے کے بعد مجھے کوئی راحت نہیں ملی ہاں اتنا ضرور ہے کہ ہر پیر کے دن مجھ سے عذاب کی تخفیف کی جاتی ہے حضرت عباس فرماتے ہیں اس لئے کہ نبی پاک ﷺ کی ولادت پیر کے دن ہوئی اور ثوبیہ نے ابولہب کو آپ کی ولادت کی خوشخبری سنائی تو ابولہب نے اس کو اس خوشی میں آزاد کردیا تھا۔

فائدہ! غور فرمائیے ابولہب کافر تھا ہم مومن، وہ دشمن، ہم غلام، اس نے بھتیجے سمجھ کر بطور رسم خوشی کی تھی نہ کہ رسول اللہ ﷺ کے ہونے کی وجہ سے اور ہم رسول اللہ ﷺ سمجھ کر ولادت کی خوشی کرتے ہیں جب دشمن اور کافر کو خوش کرنے کا اتنا فائدہ پہنچ رہا ہے تو غلاموں کو کتنا فائدہ پہنچے گا۔

دوستاں را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمناں نظر داری

امام الہند رحمتہ اللہ علیہ

سیدنا شاہ عبدالحق دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں دریں جاسند است مراہل مولید راکہ درشب میلاد آں سرور ﷺ سرور کنندو بذال اموال نمایند، یعنی ابولہب کہ کافر بود چوں بسرور میلاد آنحضرت وبذل شیر جاریہ وے بجہت آنحضرت جزا دادہ شد تا حال مسلماں مملواست بہ محبت و سرور بذل دروے چہ باشد و لیکن باشد کہ ازبدعتہا کہ عوام احداث کردہ انداز غنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد (مدارج النبوت)

ترجمہ "اس واقعہ میں میلاد شریف کرنے والوں کی روشن دلیل ہے جو سرور عالم ﷺ کی شب ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں یعنی ابو لہب کافر تھا جب حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی اور لونڈی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں محبت سے بھر پور ہو کر مال خرچ کرتا ہے اور میلا شریف عوام کی بدعتوں گانے اور حرام باجوں غیرہ سے خالی ہوں"

علامہ جزری رحمتہ اللہ علیہ

الجزری دمشقی رحمتہ اللہ علیہ اس ابو لہب کے واقعہ کو لکھ کر فرماتے ہیں۔

فبال حال المسلم الموحد من امتہ علیہ السلام الذی یسر بمولدہ و یبذل ما عل الیہ قدرتہ فی محبتہ ﷺ لعمری انمایکون جزاءہ من اللہ الکریم ان یدخلہ بفضلہ العمیم جنات النعیم

ترجمہ! "جب کافر ابو لہب ولادت کی خوشی کرنے سے انعام پایا گیا تو اس موحد مسلمان کیا حال ہے جو آپ کی ولادت سے مسرور ہو کر آپ کی محبت میں بقدر استطاعت خرچ کرتا ہے فرماتے ہیں میری جان کی قسم اللہ کریم کی طرف سے اس کی یہی جزا ہوگی اللہ کریم اپنے فضل عمیم سے اس کو جنات نعیم میں داخل فرمائے گا

احمد قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ

میلاد شریف کے متعلق فرماتے ہیں

ولازال اهل السلام یحتفلون بشهر مولوده علیه الصلواه والسلام یعلمون الولائم و یتصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات و یظهرون السرور ویزیدون فی المبرات و یعتنون بقراءۃ مولده الکریم و یظهر علیهم من برکاته کل فضل عمیم و مما جرب من خواصه انه امان فی ذلک العام و بشری عاجله بنیل البغیه والمرام فرحم الله امرا ایتخذلیالی شهر مولده المبارک اعیاد لیکون اشد عدسه علی من فی قلبه مرض

ترجمہ! "حضور ﷺ کی ولادت کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ ساتھ کھانے پکاتے اور دعوتیں کرتے اور ان راتوں میں قسم قسم کے صدقے و خیرات کرتے اور خوشی و مسرت کا

اظہار کرتے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور آپ کے میلاد شریف کے پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں چنانچہ ان پر اللہ کا فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے اور میلا د شریف کے خواص میں سے آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کیلئے حفظ و امان کا سال ہو جاتا ہے اور میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں اللہ تعالی اس شخص پر بہت رحمتیں نازل فرمائے جس نے میلاد کی مبارک راتوں کو خوشی و مسرت کی عیدیں بنالیا تاکہ یہ میلاد مبارک کی عیدیں سخت ترین علت و مصیبت ہو جائے اس پر جس کے دل میں مرض و عناد ہے"

فائدہ! امام قسطلانی کی عبارت سے ثابت ہوا کہ ماہ ربیع الاول میں میلاد کی محفلوں کو منعقد کرنے، ذکر میلاد کرنا کھانے پکا کر دعوتیں کرنا، قسم قسم کے صدقہ و خیرات کرنا خوشی و مسرت کا اظہار کرنا، نیک کاموں میں زیادتی کرنا ہمیشہ سے اہل اسلام کا طریقہ رہا ہے اور ان امور کی بدولت ان پر اللہ تعالی کے فضل عمیم اور اس کی برکتوں کا ظہور ہوتا ہے محفل میلاد کی برکتوں سے سارا سال امن وامان سے گزرتا ہی اور دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں اور ماہ میلاد کی راتوں کو عید منانے والوں پر اللہ کی رحمتیں ہوں اور ربیع الاول شریف کی یہ خوشیاں اور عیدیں ان لوگوں کیلئے سخت مصیبت ہیں جن کے دلوں میں نفاق کا مرض اور عداوت رسول ﷺ کی بیماری ہے اللہ تعالی کی بے شمار رحمتیں ہوں امام قسطلانی پر بلاشبہ حق اور سچ فرمایا، باقی فوائد و فضائل فقیر کے رسالہ "المیلاد" میں ہیں۔

اس سے حسب ذیل امور ثابت ہوئے (میلاد شریف، ربیع الاول) میں انعقاد محفل میلاد اہل اسلام کا طریقہ رہا ہے۔

(۲) کھانے پکانے کا اہتمام انواع و اقسام کے خیرات وصدقات ماہ میلاد کی راتوں میں اہل اسلام ہمیشہ سے کرتے رہے ہیں۔

(۳) ماہ ربیع الاول میں خوشی و مسرت کا اظہار شعار مسلمین ہے۔

(۴) ماہ میلاد کی راتوں میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کرنا، مسلمانوں کا طریقہ چلا آرہا ہے۔

(۵) ماہ ربیع الاول میں میلاد شریف پڑھنا اور قرات میلاد پاک کا اہتمام خاص کرنا مسلمانوں کا محبوب طرز عمل رہا ہے۔

(۶) میلاد کی برکتوں سے میلاد کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہمیشہ سے ظاہر ہوتا چلا آیا ہے۔

(۷) محفل میلاد کے خواص سے یہ مجرب خاصہ ہے کہ جس سال میں محافل میلاد منعقد کی جائیں تو وہ تمام سال امن وامان سے گزرتا ہے۔

(۸) انعقاد محفل میلاد مقصود و مطلب پانے کیلئے جلد آنے والی خوشخبری ہے۔

(۹) میلاد مبارک کی راتوں کو عید منانے والے مسلمان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے اہل ہیں۔

(۱۰) ربیع الاول شریف میں میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرنا اور ماہ میلاد کی ہر رات کو عید منانا ان لوگوں کیلئے سخت مصیبت ہے جن کے دلوں میں نفاق کا مرض اور عداوت رسول کی بیماری ہے۔

موازنہ شب میلاد اور شب قدر

شب میلاد شب قدر سے افضل ہے چنانچہ محدثین و فقہا کرام رحمہم اللہ مثلاً "شاہ عبدالحق محدث دہلوی ماثبت بالسنہ میں اور امام زرقانی شرح مواہب میں اور مولوی عبدالحئی لکھنوی فتاوی میں تصریح کی اور اثبات المولد والقیام میں حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

بے شک شب میلاد، شب قدر سے افضل ہے اس لئے کہ شب قدر حضور ﷺ کو عطا کی گئی جب کہ شب میلاد خود آپ کے ظہور کی رات ہے اور ظاہر ہے کہ جس رات کو ذات اقدس سے شرف ملا اس رات سے ضرور افضل ہوگی جو کہ آپ کو دئے جانے کی وجہ سے شرف والی ہے اور اس میں کوئی نزاع نہیں ہے لہٰذا شب میلاد، شب قدر سے افضل ہوئی۔ نیز لیلۃ القدر نزول ملائکہ کی وجہ سے شرف یاب ہوئی۔

نیز شب قدر میں حضور کی امت پر فضل و احسان ہے اور شب میلاد میں تمام موجودات عالم پر فضل و احسان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو رحمۃ اللعالمین بنایا ہے تو آپ کی وجہ سے اللہ کی نعمتیں آسمان و زمین کی ساری مخلوق پر عام ہوگئیں لہٰذا

شب میلاد افضل ہے، حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

جس گھر میں ذکر مولد خیر البشر ہو
عالی زیادہ قصر فلک سے وہ گھر ہوا

خانہ کعبہ کا اظہار عقیدت

حضرت عبدالمطلب سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ میں شب ولادت میں کعبہ کے پاس تھا، جب آدھی رات ہوئی تو میں نے دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم کی طرف جھکا اور سجدہ کو گرا اور کہا اللہ اکبر، اللہ اکبر، محمد مصطفیٰ، تحقیق اب، اب میرے رب نے مجھے بتوں کی نجاستوں سے بچالیا اور مشرکوں کو پلیدوں سے پاک فرمایا۔ (مدارج النبوت جلد ۲ صفحہ ۱۷۰)

فائدہ! کعبہ ان چند چنے ہوئے پتھروں کا نام نہیں ہے بلکہ کعبہ ایک حقیقت مخفیہ کا نام ہے جس میں ایسا شعور اور بھرپور علوم ہیں کہ جس کی کوئی حد نہیں یہی وجہ ہے کہ پتھروں والا کعبہ گر اولیاء کرام کی زیارت کیلئے چلا جائے یا مٹا دیا جائے (معاذ اللہ) تب بھی ہماری نماز کی قبلہ گاہ وہی حقیقت ہے جو رسول اکرم ﷺ کو اسی ظاہری نشان کے ساتھ سلام عرض کررہی تھی۔

ابلیس کی پریشانی

حافظ جلال الدین سیوطی خصائص کبری جلد ۱ صفحہ ۵۱۰ حضرت عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ پیدا ہوئے تو ساری زمین نور سے چمک گئی اور ابلیس بولا، آج رات ایک بچہ پیدا ہوا ہے اب ہمارا کام مشکل ہوگیا، حضور ﷺ کی ولادت کے وقت ابلیس غمگین و پریشان آواز کے ساتھ رد کیا اور جب ارادہ بد کے ساتھ رسول ﷺ کے قریب ہونا چاہا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کو ایک ایسی ٹھوکر لگائی وہ عیدن میں جاگرا (سیرہ جلد ۱ صفحہ ۶۵)

بیان عربی

ایک عرب صاحب اپنا آنکھوں دیکھا حال بتاتے ہیں کہ ۱۳۸۷ھ کی بارھویں شب کو مدینہ منورہ میں وہاں کے ایک محترم عالم و بزرگ کے دولت خانہ پر محفل میلاد کی تقریب سعید تھی، جس میں میں بھی مدعو تھا، ذکر رسول ﷺ کی روح پرور

ایمان افروز لذتوں سے لطف اندوز ہونے کیلئے پانچ سو سے زائد ساکنان دیار حبیب
شریک مجلس تھے جن میں دو وزیر بھی آئے ہوئے تھے ایک کے متعلق مشہور تھا کہ یہ
ماشاء اللہ سنی صحیح العقیدہ ہیں اور دوسرے کی بابت سنا گیا تھا کہ یہ نجدی ہے اور اس
کی شرکت دوسرے وزیر صاحب کی وساطت سے ہوئی ہے۔ اور نہ وہ خود ایسی
نورانی مجالس میں شرکت کو جائز سمجھے ہیں۔

نعت خوانی

ابتداء میں بارگاہ اقدس سید عالم ﷺ میں عاشقان سرکار رسالت علیہ السلام نے
عربی کے منتخب اور بہت ہی پاکیزہ قصیدہ انتہائی خوش اعتقادی اور حد درجہ کی خوش
الحانی سے پیش کئے، بعد ازاں اردو میں خوب دھوم دھام اور ادب و احترام کے
ساتھ نعتیں عرض کی گئیں۔ ہر طرف انوار و تجلیات کی چھم چھم بارشیں برسنے لگیں
ہر شخص کا چہرہ خوشی سے کھلا جارہا تھا، آنکھوں سے کچھ وقفے کے بعد فرحت و سرور
کے آنسو بھی ٹپکتے دکھائی دیتے تھے، مجلس میلاد کا احترام ہر شخص کے ظاہر و باطن پر
چھایا ہوا تھا۔ سب کے سب قصائد نعتیہ بصد ادب و احترام اور باکمال تعظیم و توقیر سن
کر محظوظ ہو رہے تھے کیونکہ سب کا یہ اعتقاد تھا کہ۔

جہاں ذکر میلاد خیر البشر ہو
خدا کی قسم وہ مکان محترم ہے
شہ دین کا ہر تذکرہ ہے گرامی
شہ دین کی ہر داستاں محترم ہے
ترا ذکر بھی جان و دل سے ہے پیارا
تیری یاد بھی جان جاں محترم ہے

البتہ نجدی وزیر کے چہرے کے اتار چڑھاؤ اور طنزیہ مسکراہٹ سے پتہ چلتا تھا
کہ اسے یہاں بیٹھنا ناگوار معلوم ہو رہا ہے اور یہاں کا مقدس منظر ناپسند نظر آتا ہے

زاغ چوں فارغ ز بوئے گل بود
نفرتش از صحبت بلبل، بود

کئی گھنٹوں کے بعد میر مجلس نے میلاد برزنجی کے وہ جملے جو ولادت باسعادت

کے متعلق ہیں پڑھے تو سب حاضرین مع دونوں وزیروں کے کھڑے ہو گئے اور حضور
اقدس سید عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں بحالت قیام بکمال خشوع و خضوع صلوٰۃ
والسلام عرض کرنے لگے پھر دعا مانگی گئی اور شرکاء مجلس اطہر، میر مجلس سے اجازت
لے کر اپنے اپنے گھروں کو جانے لگے، ابھی کچھ لوگ صاحب خانہ سے کچھ ضروری
عرض معروض کرنے کیلئے ٹھ وئے تھے۔

صاحب حال کی آمد

اچانک ایک درویش صفت بزرگ تشریف لائے ان کے ہاتھ میں تازہ جلیبیوں
کا تھال تھا، فرمانے لگے جو شخص میری جلیبی کھائے گا وہ خوش نصیب ہوگا اسے خواب
میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت، سراپا سعادت نصیب ہوگی ان الفاظ میں کچھ ایسی
تاثیر تھی کہ ہر شخص جھوم گیا اور آنکھوں میں مسرت کے آنسو بھر آئے، اور یقین کر
لیا گیا کہ یہ جو کچھ فرمارہے ہیں، بالکل سچ ہے، البتہ نجدی وزیر نے یقین نہ کیا، بلکہ
قہقہ لگا کر ہنسنے لگا۔

تقسیم تبرک

صاحب خانہ نے مجھے (یعنی راوی) کو حکم دیا کہ صوفی صاحب! یہ جلیبیاں تقسیم
کردیجئے، میں نے آدمی گنے تو چالیس تھے، پھر جلیبیاں گنیں تو وہ بھی اتنی ہی تھیں
یعنی چالیس، سب سے پہلے میر مجلس کی خدمت میں ایک جلیبی پیش کی نجدی وزیر
چونکہ آپ کے بائیں جانب بیٹھا ہوا تھا اور تقسیم دائیں طرف سے کرنا تھیں، اس
لئے وزیر موصوف کی باری سب سے بعد میں آئی اس وقت دو جلیبیاں بچیں تھیں،
ایک وزیر کے حصہ کی اور دوسری میرے حصہ کی لیکن میں نے وہ دونوں وزیر کو
دے دیں اور دل میں عرض کی الہ العالمین یہ شکل و صورت کے لحاظ سے کتنا حسین
ہے اگر محفل میں شرکت کی برکت سے اس کے عقائد درست ہو جائیں اور دوزخ
میں جانے سے بچ جائے اور تیرے حبیب علیہ السلام کی زیارت سے نواز جائے تو
تیری قدرت کاملہ کے آگے کچھ بھی دشوار نہیں، جلیبیوں کا شیرہ اور چھوٹے چھوٹے
ٹکڑے جو تھال میں گرے ہوئے تھے وہ میرے لئے کافی تھے، بلکہ تبرک خاص کی
حیثیت سے تھے، میں نے انہیں خوب مزے لے لے کر کھایا اور تھال کو اس طرح

صاف کیا کہ بغیر پانی کے دھل گیا' قدرت خدا کی اس درویش صفت بزرگ کی لائی ہوئی جلیبیاں کچھ اس قدر متبرک تھیں کہ میں جوں جوں کھاتا دل میں اس بات کا یقین مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جاتا کہ آج سب کو سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی' آدھی رات گزر چکی تھی' لوگ اپنے اپنے گھروں کو جارہے تھے' میں نے بھی اجازت لی اور گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔ آج مدینہ منورہ کے درودیوار کا حسن بڑھا ہوا نظر آرہا تھا ہر طرف رحمت و بخشش کے انوار برستے دکھائی دے رہے تھے۔

مدینہ کی دلکش فضا دیدنی ہے
چمن ساز موج ہوا دیدنی ہے
بہر سمت نور خدا دیدنی ہے
رخ مصطفیٰ کی ضیا دیدنی ہے

غسل زیارت

گھر جاکر غسل کیا' عید کے بعد جو لباس پہنا اور مدینہ منورہ کے مقدس بازار سے خریدا ہوا بیش قیمت عطر لگایا' پھر درود شریف پڑھتے پڑھے بستر پر لیٹ گیا' درانحالیکہ زباں حال مترنم تھی کہ۔

اے خلد کمیں قوسین نشین اک بار تو ایسا ہو جائے
تم عرش سے دل میں آجاؤ' دل عرش معلی ہو جائے

میں (اس واقعہ کا راوی) بفضلہ تعالیٰ و بفضل حبیب الاعلیٰ سترہ سال سے مدینہ منورہ میں مقیم ہوں' لیکن آج جیسی خوشی و فرحت کبھی نصیب نہیں ہوئی اس لئے باربار کروٹیں بدلتا ہوں' لیکن نیند نہیں آتی' اب عربی وقت کے مطابق ساڑھے سات بج چکے ہیں اور صبح کی اذان ۹ بجے ہوا کرتی ہے' رات صرف ڈیڑھ گھنٹہ باقی ہے یہ سوچ رہا تھا کہ اگر نیند نہ آئی تو زیارت کس طرح کرسکوں گا کہ اچانک آنکھیں بوجھل ہوگئیں اور میں گہری نیند سوگیا' خواب میں گھر سے نکل کر سیدھا مسجد نبوی شریف میں حاضر ہوجاتا ہوں' ریاض الجنت شریف میں پہنچ کر کیا دیکھا کہ تم بیٹھے ہوئے ہو (یہ خطاب الفقیر محمد احسان الحق نے فرمایا) اور تمہارے ساتھ مولانا زاھد

علی شاہ صاحب اور ان کے ساتھ مراد آباد کے ایک اور عالم دین بیٹھے ہوئے ہیں جو آج سے چار سال بیشتر مدینہ منور میں حاضر ہوئے تھے' ان کا نام معلوم نہیں صرف شکل ذہن میں محفوظ ہے' علاوہ ازیں ریاض الجنت میں اور بھی بہت سے علماء ہیں' جنہیں میں نہیں جانتا' سب کے سب حضور اقدس سید عالم نور مجسم ﷺ کی تشریف کے منتظر ہیں۔

ساعت سعید آگئی

ایک دم دروازہ کھلنے کی آواز آئی سب کی نگاہیں دروازہ کی طرف اٹھیں اور اسی دم ہر شخص تعظیماً" کھڑا ہوگیا۔ دروازہ پر نبی رحمت شفیع امت امام المرسلین' حبیب رب العالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ رونق افروز تھے' چہرہ انور کے نور اور جسم اقدس کی نکہت سے ساری فضا منور و معطر ہو چکی تھی آپ کے حسین لبوں پر مسکراہٹ تھی اور خوش ہو ہو کر اپنے نیاز مندا میدوں کو نظر رحمت سے نواز رہے تھے

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

آنحضرت فداہ ابی وامی ﷺ خاموشی کے ساتھ سب حاضرین کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہے تھے اور میں دل میں کہہ رہا تھا کہ ہمارا مذہب کتنا سچا ہے کہ ہمارے مذہب کے علماء کرام کی طرف حضور اقدس سید عالم ﷺ بڑی محبت کے ساتھ دیکھ رہے ہیں اس خوشی میں میری آنکھوں میں آنسو گئے' ادھر موذن نے فجر کی اذان کہی' آواز سنتے ہی جاگ پڑا' وہ آنسو تاہنوز آنکھوں میں موجود تھے' فوراً" وضو کیا اور دو نفل شکرانے کے ادا کیے حضور اقدس سید عالم ﷺ کی لذت دیدار نے کچھ ایسا مغلوب الحال کردیا تھا کہ یہ بھی یاد نہ رہا کہ نماز نفل کا وقت سورج طلوع ہونے کے کچھ بعد

سے شروع ہوتا ہے۔

بیت المیلاد میں حاضری

نماز فجر سے فارغ ہو کر بیت المیلاد (جہاں میلاد شریف ہوا تھا) خواب سنانے کیلئے حاضر ہوا، دل میں کہہ رہا تھا کہ جتنا واضح خواب میں نے دیکھا ہے، اس طرح کا کسی نے بھی نہ دیکھا ہوگا، لیکن وہاں جاکر پتہ چلا کہ میرا یہ خیال غلط ہے اور آقائے دو عالم ﷺ کی رحمت سب کو شامل اور سب کیلئے عام ہے۔

اچھے اچھے ہیں تو اے کیف بڑے کس کے ہیں
اپنی امت ہے محمد ﷺ کو پیاری ساری

رات والے چالیس حضرات میں سے کچھ مجھ سے پہلے آچکے تھے کچھ بعد میں آئے سب کے سب حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو چکے تھے اور اپنے اپنے نورانی خواب باری باری سنا رہے تھے، بعض نے کہا آج رحمت عالم علیہ السلام نے مجھے سینہ اقدس سے لگایا (سبحان اللہ) بعض نے کہا مجھے آپ نے اپنا "پس خوردہ" شریف مرحمت فرمایا۔ فرمایا میں نے حضور علیہ السلام کے دستہائے اقدس کو چوما بعض نے سنایا کہ مجھے قدمہائے انوار کے چومنے کی اجازت بخشی گئی۔

دو کھجوریں

اتنے میں ایک بزرگ کھڑے ہوئے، انہوں نے حمد و صلوٰۃ کے بعد دو کھجوریں دکھائیں اور فرمایا وہ مبارک اور مقدس کھجوریں ہیں جو حضور اقدس سید عالم علیہ السلام نے آج رات رویا میں اپنے دست اقدس کے ساتھ مجھے عطا فرمائیں یہ سنتے ہی فضا نعرہائے تکبیر و رسالت سے گونج گئی۔ حاضرین درود و سلام کا نذرانہ بارگاہ اقدس میں عرض کرنے میں مصروف ہو گئے۔

درود دیں صورت ہالہ محلی ماہ طیبہ ہیں
برستا امت عاصی یہ اب رحمت کا پانی ہے

وزیر کا بیان

اتنے میں نجدی وزیر بھی آگیا اس کا رات والا سارا تکبر ختم ہو چکا تھا یہ رات کو اکڑ کر تماشائیوں کی طرح بیٹھا ہوا تھا لیکن اب گردن جھکا کر عاجزوں مسکینوں کی طرح بیٹھا ہوا ہے، چاہتا ہے کہ رات کی روئیداد وہ بھی سنائے، مگر صاحب خانہ اس کی طرف توجہ نہیں فرماتے اور اسے ہاتھ کے اشارے سے بار بار چپ رہنے کا حکم دیتے ہیں، جب سب حضرات نے باری باری اپنا اپنا خواب سنایا اس وقت حاضرین پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی اور وہ تعداد میں مع سامعین کے دو سو تک پہنچ چکے تھے اب وزیر موصوف انتہائی عاجزی و انکساری کے ساتھ آگے بڑھا اور روتے روتے اپنا خواب سنانے لگا کہ آج رات خواب میں ایک قدسی جماعت کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا میرے اور اس جماعت کے درمیان دو فرلانگ کا فاصلہ تھا اور ایک بزرگ سراقدس پر عمامہ باندھے ہوئے تھے ان کا صرف عمامہ مجھے نظر آرہا تھا، اتنے میں کسی شخص نے بتایا کہ یہ پگڑی والے بزرگ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ ہیں، میں بڑی فرحت محسوس کرنے لگا لیکن اچانک ایک بد بخت و بدنصیب بولا کہ وزیر صاحب! یہ کوئی شیطان وسوسہ ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں یہ سنتے ہی میں آگ بگولا ہو کر اس بدبخت سے لڑنے لگا میں نے کہا یہ شیطانی وسوسہ نہیں، بلکہ تو شیطان ہے، میں آج تجھے قتل کردوں گا، چنانچہ میں نے اسے پکڑ کر اٹھایا اور اتنے زور سے زمین پر پھینکا کہ میرے جسم سے پسینہ نکل آیا۔ بعدہ میں نے اسے قتل کرکے چیر ڈالا، پھر میرے دیکھتے دیکھتے اس شیطان کے دونوں ٹکڑے جڑ گئے اور وہ ہنستا ہوا دیکھ کر بھاگ گیا میں خواب میں اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ ایک دوسرے صاحب بولے وزیر صاحب جس قدسی جماعت میں حضور اقدس ﷺ رونق افروز تھے اس جماعت کا رخ ادھر سے ہٹ گیا ہے اور وہ دوسری سمت کو جارہے ہیں، میں نے پھر نگاہ اٹھا کر دیکھا تو حضور اقدس ﷺ کے عمامہ شریف کا صرف پچھلا حصہ نظر آیا، اور آہستہ آہستہ وہ جماعت میری آنکھوں سے دور چلی گئی۔

اے عمامہ دور گردش دور کر
گرد پھر پھر کر ہوں قربان الغیاث
نیچے نیچے دامنوں والی عبا
خوار ہے . خاک غریباں الغیاث
المدد اے زلف سرور المدد
ہوں بلاؤں میں پریشان الغیاث
دل کی الجھن دور کر گیسوئے پاک
اے کرم کے سبلستان الغیاث

یہ خواب سنا کر وزیر موصوف زور زور سے رونے لگا اور رو رو کر کہنے لگا کہ للہ میرے لئے دعا کیجئے کہ میری بدقسمتی خوش قسمتی سے بدل جائے' اگر میں خوش قسمت ہوتا تو آپ لوگوں کی طرح حضور اقدس علیہ السلام کے چہرہ انور کی میں بھی زیارت کر لیتا' اور درمیان میں شیطان حائل نہ ہوتا۔(نورانی حقائق از مولانا ابو داؤد مدظلہ صفحہ ۱۹۶ تا صفحہ ۲۰۶)

فائدہ! ایسے واقعات ایک دو نہیں حد احصائے باہر نہیں لیکن محروم القسمت کا کیا علاج اگر نہیں مانتا نہ مانے ہم تو بفضلہ تعالی نہ صرف خواب میں زیارت رسول ﷺ کے قائل ہیں بلکہ بیداری میں بھی زیارت حبیب خدا ﷺ کا عقیدہ رکھتے ہیں اور بے شمار محبوبان خدا اس دولت زیارت سے سرشار ہوئے لیکن اس کے بھی منکرین دنیا میں پیدا ہوئے تھے انہیں اہل ظواہر کہا جاتا' دورہ دور حاضرہ میں ان کا تبع نجدی وہابی کررہے ہیں ان کے چند ایک اعتراضات سنیئے۔

(۱) امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ بعض اہل ظواہر نے عام بیداری میں حضور علیہ السلام کی زیارت کا انکار کیا ہے' ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ ہماری آنکھیں فانی دنیا کی ہیں اور عالم بقاء میں ہیں' فنا کی آنکھ بقاء کو کیسے دیکھ سکتی ہے۔

جواب نمبر1

خود فرماتے ہیں سیدی ابو محمد بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس کا حل یوں فرمایا کہ فانی کا باقی کو دیکھنا ممکنات سے ہے کیونکہ بندہ بعد از وفات اپنے اللہ تعالی کو دیکھے گا اور وہ باقی ہے اور بندہ فانی

جواب نمبر2

خود حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا تو نے کس کو دیکھا تھا میں نے عرض کی حضرت آپ کو ہی دیکھا تھا' آپ نے فرمایا۔

یافلان الرجل الکبیر یملا الکون لودعی القطب من حجر لاجاب

"اے بھائی ولی کامل کون و مکان کو بفضلہ تعالی بھر دیتا ہے اگر قطب کو کہیں بھی دکھ میں پکارا جائے تو وہ ضرور جواب دے گا"۔

اندازہ لگائیے جب قطب کا یہ مقام ہے تو پھر سید المرسلین ﷺ کا کیا کہنا پہلے گزر چکا تھا حضرت شیخ ابوالعباس' طنجی رحمتہ اللہ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ آسمان و زمین عرش و کرسی حضور سرور عالم ﷺ کے انوار تجلیات سے پر ہیں۔

محفل میلاد پر نور کی بارش

ضلع مظفر گڑھ میں سنانوں کے قریب ڈوگر کلاسرہ کے رئیس الحاج ملک حامد یار کھر پروانہ رسالت ہیں۔ ہر سال ۷۔۸۔۹ ربیع الاول کو مجالس میلاد کا اہتمام پورے تزک و احتشام سے کرتے ہیں اور آقائے نامدار کی عید ولادت کماحقہ مناتے ہیں امسال انہوں نے پروگرام میں دو دن کا اضافہ کردیا' جس کے مطابق آخری مجلس جمعرات ۳۰ جون کی تھی' بیت المیلاد مسجد سے ملحقہ ہے اور یہ کمرہ ملک صاحب نے نہایت خوبصورتی سے بنوایا ہے' جمعرات ۳۰ جون نماز مغرب کے بعد چند نمازی مسجد

میں باقی تھے بجلی کا جنریٹر ابھی نہ چلایا گیا تھا اس لئے کمرہ بیت المیلاد کے نگران لڑکے نے روشنی جلانے کیلئے کمرے کا تالا کھولنا چاہا، مگر تالا نہ کھلا اور چابی پھنس کر ٹیڑھی ہوگئی کوئی اور تدبیر کرنے کیلئے لڑکا دروازے سے ہٹ کر ابھی کوئی بیس گز کے فاصلے پر پہنچا تھا، کہ نمائندہ نے اس کمرے کی کھڑکی سے ایک شعاع نور نکلتی دیکھی، جو فوراً" ایک نورانی چادر کی صورت میں درودیوار پر چھا گئی، اس نمازی نے بے اختیار "معجزہ معجزہ" کا آوازہ کیا۔ لڑکے نے مڑکر دیکھا تو دروازہ اس سے نہ کھل سکا تھا وہاں قریباً" دس بارہ فٹ چوڑا نور محیط تھا، چنانچہ اس نے فوراً" ملک صاحب کے دربان کو اطلاع دی اور اس نے ایک نظر اس نور پر ڈال کر بلند آواز سے اندر اطلاع دی کہ جلد آئیے معجزہ ظہور میں آچکا ہے لمحہ بھر قبل ملک صاحب کے صحن میں بیٹھے کھانا تقسیم ہونے کی نگرانی کرتے ہوئے ایک شعاع نور اپنے مکان پر اور پھر بیت المیلاد کی جانب جاتے ہوئے دیکھ چکے تھے اس اطلاع کے ساتھ ہی وہ فوراً" باہر بھاگے آئے اور ایک عجیب نورانی سماں ان کے سامنے تھا خیال تھا کہ معجزہ لمحہ بھر کیلئے ہوگا چنانچہ مستورات بھی تڑپ اٹھیں اور انہوں نے نوکرانی باہر بھیج کر ملک صاحب سے باہر آنے کی اجازت طلب کی اس وقت ملک صاحب ظہور معجزہ سے مسحور تھے، انہوں نے مستورات کو فوراً" مقام معجزہ پر پہنچنے کی اجازت دی اور خادمائیں بھی گرم لوح پر روٹیاں چھوڑ کر عجلت سے نکل آئیں۔

اس طرح معجزہ کا آوازہ پھیلتا چلا گیا اور نزدیک و دور کے لوگ جمع ہونے شروع ہوئے مگر یہ معجزہ دو گھڑی کا یا چند افراد تک محدود نہ تھا یہ سماں دو اڑھائی بجے رات تک قائم رہا، یعنی قریباً" چھ سات گھنٹے تک اس دوران بجلی کا جنریٹر بھی مستری نے چلا دیا مگر مشینی بجلی کچھ وقفہ کے بعد پانچ سات منٹ کیلئے فیل ہو جاتی اس کے باوجود بھی معجزے کی نورانی چادر روشن رہی۔

ہر طبقہ عقیدہ کے بعض حاضرین سے معجزے کی جو تفاصیل سامنے آئی ہیں، انتہائی حیرت ناک صحیح اور ایمان افروز ہیں، مشاہدین نے راقم الحروف کو بتایا کہ ظہور معجزہ کے وقت کسی قسم کی روشنی نہ تھی مگر وقوع نور کی صورت یہ تھی کہ ایک تہائی

حصہ شمالی ونڈو سے بشمول داخلی دروازہ و دیوار نورانی روشنی درودیوار پر اس طرح محیط تھی کہ کمرے کے اندرونی حصہ اور صحن کے درمیان کچھ حائل نہ تھا اس فضائے نورانی میں ایک واضح شبیہ پنگھوڑے کی معلق و حرکت میں تھی جس میں جسد نورانی خوبصورت پھولوں سے مستور تشریف فرما تھا اس کی ساتھ ہی ایک پرچم جس پر چاند تارا تھا اور دو تلواریں بصورت قطع باہم واضح اور حقیقی طور پر نمایاں تھیں پنگھوڑا اس پردہ نور پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک آویزاں جھولتا رہا، اسی طرح پرچم بھی دونوں سروں کے درمیان پھریرا رواں ہوتا رہا، کیفیت نور رنگ بدلتی رہی زرد بنفشی رنگ ہوتا رہا، جب بجلی کا جنریٹر خود بخود بند ہوتا تو بھی نظارا اور الفاظ گرامی پوری طرح روشن رہتے اس دوران ایسا محسوس ہوتا رہا کہ درودیوار حائل ہی نہیں اور سامنے کھلی فضا ہے دروازہ اور کھڑکیوں پر رنگین اور سفید بیل دار شیشے ہیں جن سے عام حالات میں نگاہ نہیں گزر سکتی اسی عالم میں جب کہ حاضرین مسحور اور نظارہ ایمان افروز مخمور تھے ملک صاحب کی چھوٹی بچی نے شمالی ونڈو سے پار دیکھا کہ اسے کچھ اور نظر آیا اس نے آکر باپ کا ہاتھ پکڑا۔ ابا ادھر آؤ اندر سیج پر کیا ہے اندر ایک عنان چھپر کھٹ اس موقع پر پھولوں سے آراستہ رہتی ہے، چنانچہ ملک صاحب نے آگے بڑھ کر دیکھا تو چھپر کھٹ پر سبز دیبا بصورت نوراً" راستہ تھا، جس پر طلائی لائنیں کلمہ پاک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تحریر تھا، جب سردار عروج پر پہنچے تو حاضرین نے جن میں رات کی مجلس پڑھنے والے علماء اور مولود خواں ہر طبقہ خیال کے مرد و عورتیں شامل تھیں، سلام خیر الانام شروع کیا جس پر پنگھوڑا اور پرچم درمیانی دروازہ پر آکر قائم ہوگئے اور اختتام سلام تک قائم رہے۔

جانوروں کی شرکت

شاہدین نے بتایا کہ میلاد سے دو روز قبل خوب بارش ہوئی اور حجر و شجر دھل گئے ابتدائے میلاد سے ایک کبوتر اور ایک مینا (جنگلی پرندے) کمرے میں آموجود ہوئے، اور آخر وقت تک پانچ روز کیلئے پائنتی کے پائے کے ساتھ بیٹھے رہے، نہ کسی

نے انہیں دانہ پانی کیلئے باہر جاتے دیکھا اور نہ انہوں نے اندر بیٹ کی' البتہ مولود خوانی کے وقت پرندے سیج (چھپر کھٹ) کی طرف منہ کرکے اوپر روشندان میں جا بیٹھتے اور جھومتے رہتے' یہ پرندے ہجوم دانبوہ کثیر سے نہ گھبرائے اور اختتام میلاد پر کہیں چلے گئے بیان کیا جاتا ہے کہ چند میل دور مشرق میں بعض افراد نے اسی وقت اس مقام سے ایک سیل نور جانب آسمان منسلک دیکھا اور اسے عام روشنی سمجھا۔(پندرہ روزہ الحیات مظفر گڑھ ۵ جولائی ۱۹۶۶ء)

مبارک ہو کہ ختم المرسلین تشریف لائے
جناب رحمتہ للعالمین تشریف لائے

فائدہ! ایسے واقعات بعید از قیاس نہیں اس لئے کہ نہ صرف انسان بلکہ حیوانات بھی حضور سرور عالم ﷺ کی غلامی پر فخر کرتے ہیں خود آپ نے فرمایا کہ سوائے سرکش انسان وجن باقی ہر شے مجھے پہنچانتی ہے (شفاء شریف)

محفل میلاد کی برکت سے ایمان نصیب ہوگیا

عبدالواحد بن اسماعیل سے روایت ہے کہ ایک شخص مصر میں مولد النبی ﷺ کیا کرتا تھا اور اس کے پڑوس ایک شخص یہودی تھا اس کی زوجہ نے کہا ہمارے پڑوسی مسلمان کی کیا حالت ہے جو اس مہینہ میں بہت مال خرچ کرتا ہے اس کے خاوند نے کہا کہ اس کے نبی اس ماہ میں پیدا ہوئے ہیں پس وہ اس کی خوشی میں اور ان کی اور ان کے مولد کی تکریم کے واسطے یہ کرتا ہے اس نے کہا مسلمانوں میں کیا اچھا طریقہ ہے۔

پھر وہ سوگئی تو خواب میں ایک خوبصورت شخص کو دیکھا جن پر ہیبت و نور ہے اور ان کے پڑوسی مسلمان کے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے گرد ان کے اصحاب کی ایک جماعت ہے جو آپ کی تکریم و تعظیم کرتے ہیں اس نے ایک شخص سے کہا کہ یہ کون ہیں کہا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں جو اس گھر میں داخل ہوئے ہیں تاکہ اس کے رہنے والوں پر سلام کریں' ان کو زیارت کرائیں اس لئے کہ وہ آپ کی خوشی

کرتے ہیں اس نے کہا اگر میں ان سے کلام کروں تو مجھ سے کلام کریں گے؟ کہا ہاں پس اس نے آپ کے پاس آکر کہا' یا محمد ﷺ آپ نے اس سے فرمایا لبیک (میں حاضر ہوں) کہا آپ مجھ جیسی جو تلبیہ سے جواب دیتے ہیں۔ حالانکہ میں آپ کے غیر دین پر اور آپ کے دشمنوں سے ہوں۔

فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھ کو سچا نبی مبعوث کیا میں نے تیری آواز پر جواب نہ دیا یہاں تک کہ میں نے جان لیا کہ اللہ نے تجھ کو ہدایت کردی ہے (علم غیب) اس نے کہا' تحقیق آپ نبی کریم ہیں اور آپ خلق عظیم پر ہیں ہلاک ہوا جس نے آپ کی حکم کی مخالفت کی اور ذلیل ہوا جس نے آپ کی قدر نہ پہچانی اپنے ہاتھ پھیلائے کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں' اور گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اپنے دل میں کہا جب صبح ہوگی تو تمام وہ چیز جو میری ملک ہے تصدق کردوں گی' رسول اللہ ﷺ کا مولود کروں گی اپنے اسلام کی خوشی میں اس خواب کے شکر میں جو سوتے میں دیکھی ہے۔ جب صبح ہوئی تو اپنے خاوند کو دیکھا اس نے کھانا تیار کیا ہے اور بڑی مصروفیت میں ہے پس تعجب کیا اور کہا میں تجھ کو نیک ہمت دیکھتی ہوں' کہا اس سبب سے کہ کل رات تو ان کے ہاتھوں پر اسلام لائی ہے عورت نے کہا تجھ سے یہ راز پنہاں کس نے کھول دیا اور تجھے اس پر کس نے مطلع کردیا؟۔

کہا میں وہ ہوں کہ تیرے بعد ان کے ہاتھوں پر اسلام لایا' اللہ ان پر درود و سلام بھیجے اور ان کا شرف اور کرامت زیادہ کرے جس طرح آپ نے ہمیں اللہ کو پہنچوایا اور اس کی طرف بلایا' پس وہ قیامت میں ہمارے شفیع ہوں گے ﷺ (تذکرہ الواعظین المیلاد النبوی ابن جوزی)' (شرف الانام از امام برزنجی رحمہ اللہ صفحہ ۳۹ تا ۴۲)

فائدہ

یہ واقعہ حق پر سچ پر مبنی بر یقین ہے اور حضور علیہ السلام کی حیات مبارکہ اور علم غیب و حاضر و ناظر اور تصرفات اور بعد الوفات کے منکر کے منہ پر زبردست طمانچہ

ہے۔ (۱) میلاد شریف کا انعقاد قرب نبوی کا موجب ہے (۲) شادی دیدار مصطفیٰ ﷺ کی دولت نصیب ہوتی ہے (۳) حضور علیہ اسلام پر میلاد کرنے والے کی خدا اور اس سے خصوصی پیار ہے۔ (۴) بنظر تحسین اس مجلس سے رشک کرنا دولت اسلام نصیب ہوتی ہے۔ تو منعقد کرنے والوں کو جنت۔

شادی دیدار مصطفیٰ ﷺ

حضور ﷺ کا دیدار معمولی امر نہیں بہت بڑے اولیاء کرام اس دولت کے حصول کیلئے زندگی بھر ترستے رہے لیکن میلاد اقدس کی برکت سے بہت بڑے گنواروں اور گنہگاروں کو یہ دولت مفت میں نصیب ہوگئی۔

ابن جوزی

امام بنی الجوزی رحمتہ اللہ کو مخالفین بہت زیادہ مانتے ہیں ہمارے بھی مقتدا ہیں لیکن ایک عرصہ صوفیاء کرام کے مخالف رہے اسی دوران کی تصانیف سے ہٹ کر ان کی تحریر جواہر آبدار ہیں یہ بھی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نگاہ کرم کا صدقہ ہے ان کی ایک پر لطف توجہ سے صوفیہ کے نہ صرف عاشق بلکہ غوث پاک کے خلیفہ بنے، آپ بڑے بڑے محدثین و فقہاء اور صوفیا میں شیخ سعدی قدس سرہ جیسے بزرگوں کے استاذ ہیں آپ کی یہ حکایت آپ کے رسالہ میلاد النبوی میں ہے جو مصر میں بارہا مطبوع ہوا۔ ادب پاکستان میں بھی اس کا اردو ترجمہ بار بار شائع ہوا ہے آپ کی اس تصنیف سے ثابت ہوا میلاد شریف صدیوں سے جاری ہے۔

مژدہ بہار

ابن نعمان رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تو عرض کیا یا نبی اللہ لوگ جو ہر سال آپ کا میلاد مناتے ہیں کیا حضور کو پسند ہے فقال ابن نعمان من فرح بنا فرحنا بہ ترجمہ " فرمایا اے ابن نعمان جسے ہماری خوشی ہے، ہمیں اس کی خوشی ہے (تذکرہ الواعظین)

فائدہ! یہی حقیقت ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ زندہ بحیات حقیقی حسی ہیں آپ اپنی امت کے حالات سے آگاہ ہیں اور آپ پیار کرنے والوں سے پیار کرتے ہیں بہت سے خوش بختوں کو بیداری میں ورنہ خواب میں زیارت سے مشرف فرماتے ہیں، بالخصوص میلاد شریف کی محافل کو عقیدت سے منانے والوں پر زیادہ خوش ہوتے ہیں کہ یہ امتی وفادار ہے کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی جانثار ہے۔

نعت خوان خوش نصیب

مولانا عبدالحئی لکھنوی مرحوم اپنے (رسالہ) ترویح الجنان بتشریح حکم الدخان میں لکھتے ہیں کہ ایک نعت خوان حقہ پیتا تھا ایک دن اس نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں کہ جب تم میلاد پڑھتے ہو تو ہم رونق افروز ہوتے ہیں لیکن جب تم میں حقہ آجاتا ہے تو ہم مجلس سے اٹھ جاتے ہیں۔

فوائد

بدبودار حقہ ایسے ہی سگریٹ کی بدبو سے سرکار کونین ﷺ کو نفرت ہے تو داڑھی منڈوانے سے اور زیادہ سخت نہ صرف نفرت بلکہ بلکہ غیض و غضب ہے اسی لئے تو ہمارے دور کے نعت خوان حضرات سوچیں کہ وہ نعت خوانی کی سعادت اندوزی کے ساتھ کتنا غلط کاریاں کرتے ہیں مثلاً" بے وضو ہو کر نعت پڑھنا پیسوں کے لالچ میں نعت خوانی کرنا وغیرہ وغیرہ

محافل میلاد میں حضور سرور عالم ﷺ خصوصیت سے توجہ دیتے ہیں تشریف ارزانی سے بھی نوازتے ہیں لیکن یہ ایک روحانی کی طرف ہے ہم اگرچہ اس کیفیت سے نااہلی کی وجہ سے بے خبر ہیں لیکن الحمدللہ منکر نہیں۔

میلاد خوانی کا یہ مرتبہ ہے کہ نعت خوان زیارت سے نوازا گیا میلاد شریف منانے والے کے شان اور کمال کا کیا کہنا؟۔

مجلس نعت کے تمام بخشے گئے

حضرت محمد ابوالمواہب شاذلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے مجلس میں نعت پڑھی

محمد بشر لا کا بشر
بل ھوا یاقوت بین الحجر

پیارے محمد ﷺ بشر ہیں لیکن حضور ﷺ کی مثل کوئی بشر نہیں آپ تو ایسی شان والے ہیں جیسے پتھروں میں "یاقوت" تو مجھے نبی ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا **قد غفر اللہ لک ویکل من قالھا معک** اللہ تعالیٰ نے تجھے اور تیرے ساتھ جتنے، یہ نعت شریف پڑھنے والے تھے سب کو بخش دیا۔

اس کے بعد حضرت ابوالمواہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آخری دم تک یہ نعت شریف پڑھتے رہے (طبقات اکبری صفحہ ۶۹ جلد ۲)

خوشا چشم کو بنگرد مصطفیٰ را
خوشا دل کہ دارد خیال محمد ﷺ

دولت دیدار

رسول پاک ﷺ اگر کرم کریں محفل میلاد شریف میں جلوہ فرمائیں اور خوش نصیب حضرات کو دولت دیدار سے نوازیں تو سرکار کے خداداعلم و قدرت اور فضل و کمال سے کچھ بعید نہیں اور بزرگان دین سے ایسے واقعات منقول ہیں، چنانچہ ایک مرتبہ حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ میلاد شریف پڑھ رہے تھے اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ بھی شریک تھے حاجی صاحب سنتے سنتے ایک دم کھڑے ہو گئے اور سب پر ایک کیفیت طاری ہو گئی، تھوڑی دیر بعد حاجی صاحب سے سامعین نے پوچھا حضرت میلاد شریف سنتے سنتے کھڑے کیوں ہو گئے تھے؟ جب کہ قیام کا ذکر بھی نہیں آیا تھا آپ نے فرمایا کہ آپ نے نہ دیکھا کہ آقائے نامدار

ﷺ تشریف لائے، میرے ذوق وشوق اور محبت رسول نے کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھنے پر مجبور کیا (رضوان لاہور ۷ تا ۱۴ اپریل ۱۹۵۲)

فائدہ! معلوم ہوا جو لوگ حضور کا ذکر پاک کرتے اور محفل میلاد شریف قائم کرتے ہیں، حضور ﷺ سنتے، جانتے اور کرم فرماتے ہیں ایسے لوگوں کو سرکار کی خوشنودی حاصل اور رحمت خداوندی شامل ہوتی ہے خوش بخت ہیں وہ حضرات جن کو یہ توفیق و سعادت میسر ہو۔

میلاد کے چنے

شاہ ولی اللہ دہلوی کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، میں ہمیشہ ایام مولود شریف میں نبی پاک ﷺ کی نیاز کا کھانا تیار کیا کرتا تھا، میلاد شریف کی خوشی کا، پس ایک سال بھنے ہوئے چنوں کے سوا کچھ میسر نہ آیا، میں نے وہی چنے لوگوں میں تقسیم کر دئے تو رسول پاک ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور دیکھا تو وہی چنے حضور کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ شاد و مسرور ہیں (در ثمین صفحہ ۸)

زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ ہر جمعہ کی رات چند من چاول پکا کر بارگاہ رسالت میں نذرانہ پیش کرتے لطف یہ کہ چاول کے ہر دانہ پر تین مرتبہ قل ھو اللہ احد شریف پڑھا ہوتا تھا اور رسول پاک علیہ السلام کے ایام مولد میں ہر روز ایک ہزار تنکہ (ایک بڑا پیمانہ) زیادہ کرتے رہتے حتی کہ بارہ ربیع الاول شریف کے بارہ ہزار تنکہ خرچ فرماتے۔ (اخبار الاخیار صفحہ ۲۲۷)

مغفرت

خراسان کے ایک بادشاہ المعروف صفار خواب میں دیکھے گئے تو ان سے کہا گیا آپ کے ساتھ اللہ نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا مجھے بخش دیا، پوچھا گیا کس بات پر بخشش ہو گئی تو انہوں نے کہا ایک دن میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا اور اپنے لشکر پر نظر ڈالی تو

مجھے ان کی کثرت بھلی معلوم ہوئی اور میں نے تمنا کی کہ کاش میں دربار رسالت میں حاضر ہوتا اور ان لشکروں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت و مدد کرتا' پس اللہ تعالیٰ نے یہ بات پسند فرمائی اور مجھے بخش دیا۔ (شفا شریف ص ۲۷ جلد ۲)

فائدہ! جب اتنا خیال آنے اور تمنا کرنے پر یہ کرم فرمایا تو نیاز مند حضور ہی کے ذکر و فکر میں رہیں اور آپ ﷺ کی عظمت کا مظاہرہ کریں ان کا کیا کہنا۔

شاہ مصر

۷۸۵ء میں شاہ مصر نے محفل میلاد کی جس میں دس ہزار مشقال سونا خرچ کرنے کا ذکر ہے۔

مظفر بادشاہ

ابو سعید مظفر بادشاہ ہر سال ربیع الاول میں تین لاکھ اشرفی لگا کر بڑی محفل کیا کرتے تھے' نیز بادشاہ مصر نے ایک بہترین سائبان بنوایا ہوا تھا' جو صرف شب میلاد اور یوم میلاد میں لگایا جاتا تھا اور پھر سارا سال لپٹا رہتا تھا اس سائبان کے نیچے بارہ ہزار آدمی بیٹھتے تھے۔

سوال

اس بادشاہ کا فعل کوئی حجت نہیں اس لئے کہ یہ شخص فاسق و فاجر وغیرہ وغیرہ تھا چنانچہ تواریخ میں ہے کہ ان صاحب "**اربل الملک المظفر ابا سعید الکوکری کان ملکا مسرفا و یحتفل لمولد النبی صص فی الربیع الاول وھو اول من احدث من الملوک ھذا العمل**"

" تحقیق اربل بادشاہ ملک مظفر ابو سعید کوکری ایک بادشاہ مسرف تھا یہ بادشاہ مجلس مولود ربیع الاول کے مہینے میں کیا کرتا تھا اور اول بادشاہوں میں سے اس نے

اس عمل مولود کو نکالا اور رواج دیا (فتاوی میلاد صفحہ ۱۰)

گویا اس کا موجد اول اسلام میں ایک بادشاہ مظفر الدین ابو سعید کوکری ہے یہ مسرف اور عیش پسند اور گانا سننے کا شوقین تھا اس کو بادشاہ صلاح الدین ۵۸۶ھ میں شہر اربل پر جو موصل کے قریب ہے' گورنر مقرر کیا تھا اس کا انتقال میں ہوا ہے' جس سے صراحتہ" ثابت ہوا کہ بدعت مولود ساتویں صدی کی ایجاد تھی اس نے اپنی گورنری کے زمانہ میں اس بدعت کو ایجاد کیا اور اس پر یہ تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا اور بہت سے دنیا دار صوفی و مولوی بلاتا تھا اور ظہر سے عصر تک ناچ ہوتا تھا اور یہ بادشاہ خود بھی ناچتا تھا' مراہ الزمان مؤلفہ علامہ سبط بن جوزی رحمتہ اللہ و تاریخ ابن خلکان وغیرہ۔

جواب

تاریخ کے حالات کسی سے مخفی نہیں کہ جس مورخ کو جس سے ضد ہوگی وہ اس کے عیوب ونقائص گنے گا تو تاریخ کا حال دور سابق میں ایسے تھا جیسے آجکل ہمارے ہاں اخبارات کہ جو کرسی پر آئے گا اس کے گن گائیں گے جب کرسی سے اترے گا تو اس پر طعن و تشنیع کے ڈوگر برسائیں گے۔ مخالفین نے بادشاہ مذکور کے مخالف کی عبارت پڑھ لیں گے لیکن اس پر تحسین و آفرین کے اوراق سے منہ چرالیا حالانکہ یہ بادشاہ نہایت ہی صالح اور سخی اور خدا ترس تھا (تفصیل ہم نے اپنی کتاب (باادب بادشاہ) میں لکھ دی ہے۔

جواب نمبر دو

خود مورخ مذکور کا بیان ہمارا جواب ہے کہ یہ بادشاہ حضرت صلاح الدین ایوبی کا مقرر کردہ تھا تو کیا مخالفین بتا سکتے ہیں کہ صلاح الدین رحمہ اللہ اتنا ناکارہ تھا کہ اس کے ماتحت لوگ جو بھی نام مشروع امور جاری کرتے جائیں اور وہ خاموش رہے

(لاحول ولا قوه الا باللہ)

جواب نمبر تین

جس مورخ نے کہا ہے کہ میلاد کی مجالس ایک عیاش بادشاہ کی اختراع ہے تو اس کی خود عبارت بتا رہی ہے کہ میلاد کو راگ و رنگ اور عیاشی کی آڑ میں بنا کر منانا بے شک بعد کی ایجاد ہے ورنہ بقول علماء محدثین کرام رحمہم اللہ اور تصریحات دیگر ائمہ عظام اس کی اصلیت عہد رسالت سے ثابت ہے ہاں مختلف زمانوں میں اہل حق کے ہاں بھی اس کی نوعیس تبدیل ہوتی رہی ہیں جن سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ مجلس کسی طرح بھی باعث خیر و برکت نہیں ہے یا کم از کم درجہ اباحت تک بھی نہیں پہنچتی' ورنہ ایسے سخت گیر اور متشدد و مخالفین سے جب ان کی اپنی بدعات نو پیدا کردہ سے سوال کیا جائے گا تو چھٹی کا دودھ یاد آجائے گا مثلاً" قرآن مجید کے اعراب (یعنی زیر زبر پیش شد مد وغیرہ) اور اس کی تیس پاروں میں تقسیم' مسجد کے مینار اور موجودہ محراب اور زبان سے نماز کی نیت وغیرہ وغیرہ۔

جواب نمبر چار

حدیث میں ہے کہ الحکمۃ ضالۃ المومن مومن کو ہر جگہ سے مفید مطلب چیز حاصل کرلینا ضروری ہے اس اصول پر حجاج بن یوسف کی کوشش سے قرآن شریف کے حرکات و سکنات اور دیگر اجزاء حاصل کئے گئے ہیں اسی طرح آج کل بھی یورپ سے مفید امور حاصل کئے جارہے ہیں اس لئے بالفرض اگر مجلس میلاد کسی عیاش کی ہی ایجاد مان لی جائے تو پھر بھی جواب صاف ہے کہ در کار خیر حاجت استخارہ نیست والا معاملہ ہے کہ دین کے فائدہ کیلئے نہیں دیکھا جاتا کہ اس کا موجد کون ہے؟ آج پکی اینٹوں کے بغیر کوئی مکان نہیں ہوگا اس کا موجد فرعون وہامان ہے' تیس پاروں کی تقسیم اور قرآن مجید کے اعراب وغیرہ کا موجد حجاج ظالم ہے اور یسرنا القرآن ہم

مدرسہ عربی میں پڑھاتے ہیں کہ اس کے بغیر بچوں کو قرآن مجید پڑھایا نہیں جاتا اس کا موجد ایک مرزائی ہے (ماہنامہ تصور لاہور)

غرض یہ کہ ہزاروں بدعات کے موجدین بے دین اور بہت سے بدعات کے موجدین کا علم تک کسی کو نہیں لیکن اسے یہ لوگ عمل کرتے وقت موجد سے نہ گھبرائے لیکن میلاد کا ذکر خیر آیا تو گھبرا گئے معلوم ہوتا ہے انہیں موجد سے نہیں ابلیس کی طرح میلاد سے گھبراہٹ ہے۔

سوال

محفل میلاد کا انعقاد بدعت ہے اور کل بدعۃ ضلالۃ

اس مجلس کا انعقاد بدعت نہیں ہے بلکہ اس حدیث کے مطابق عین اتباع سنت ہے کہ **من سن سنته حسنته فله اجرها واجر من عمل بها ومن سن سنته سيته فعليه ووزرمن عمل بها** "جو شخص نیک رسم شروع کرے گا اس کو اس کا ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے برابر بھی ثواب ملے گا جو اس پر عمل کریں گے مگر جو شخص بری رسومات نکالے گا اس پر اس کا وبال آئے گا اور ان لوگوں کے برابر بھی اس پر وبال آئے گا جو اس پر عمل کریں گے" چونکہ یہ مجلس خیر القرون سے شروع ہے اور بہترین سلف صالحین کا دستور العمل رہا ہے اس لئے کہ اس کو سنۃ حسنہ کہنا پڑے گا۔

سوال

میلاد کا عنوان بخاری و مسلم وغیرہ میں نہیں؟

مسلم بخاری اور فقہ کی عام دوسری کتابوں میں گو کسی عنوان کے ماتحت اس عکس کو بیان نہیں کیا گیا مگر ان کے علاوہ دوسری کتابوں میں کہ جن پر مخالفین کی نظر

نہیں پڑی صاف مذکور ہے کہ تعامل مسلمین اور تعامل حرمین شریفین خیر القرون سے رہا ہے اس لئے اس کو اجماعی مسئلہ کہا جاسکتا ہے جس کی تائید قرآن وحدیث اور اقوال سلف سے پیش کی گئی ہے اگر مخالفین اس پر توجہ نہ دیں تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں

خیر و برکت کی محفل و مجلس

یہ تو شرعی اور اسلامی قاعدہ مسلم ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ کے مبارک حالات جس جگہ پڑھے جائیں وہاں خیر و برکت نازل ہوتی ہے اور سننے والوں کا ایمان اس سے تازہ ہوتا ہے۔

انتباہ! اہلسنّت کو مناسب یہ ہے کہ ذکر مبارک حضور ﷺ کی محافل و مجالس میں صرف ذکر ولادت ہی پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ آپ کے زندگی اور صوری و معنوی محاسن کو بھی بیان کیا جائے اور حضور علیہ السلام کی سچی محبت کی جو مقرون بالا تباع ہو ترغیب دی جائے اور اس ضمن میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا لوگوں کو حکم دیا جائے کہ حضور علیہ السلام کی سچی محبت کا ثبوت اس طرح دیں کہ وہ اللہ کے فرائض کو ادا کریں اور امر بجالائیں اور نواہی سے اجتناب کریں اور کوئی کام بھی خلاف سنت رسول نہ کریں لیکن اب پانی سر سے اوپر چلا گیا ہے کہ میلاد پاک کی محافل کا انعقاد، الحمد للہ

محفل والے باوضو اور نعت سنانے والے یا تقریر کرنے والے متشرع اور نہایت ہی سکون و وقار سے لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے کہ باوضو مجلس میں شاید و باید اور نعت خواں اور میر مجلس داڑھی منڈے اب تقریر کرنے والے بھی داڑھی سے دشمنی کا آغاز کر چکے ہیں، اللہ تعالیٰ ہدایت دے، ہاں یہ عنوان صحاح ستہ کی مشہور کتاب صحیح ترمذی میں ہے۔

فیصلہ حق

وہابی تحریک سے پہلے تاریخ پر ایک فائزانہ نظر دوڑائیں تو روز روشن سے زیادہ نظر آئے گا کہ جملہ اہل اسلام محافل میلاد کا انعقاد صد برکات سمجھے تھے اور اب بھی غور فرمائیں تو اس محفل کے وہی پارٹیاں مخالف ہیں جو وہابی تحریک سے متاثر بلکہ اس کے بانی محمد بن عبدالوہاب کو مطلع اعظم یا کم از کم نیک انسان سمجھتے ہیں اور اسے شرعی اصول سے دیکھا جائے تو حضور سرور عالم ﷺ کے کمالات و معجزات اور سیرت کا اظہار ہے اور اس کا کوئی بھی منکر نہیں صرف نام میلاد رکھنے اور اس کے مختلف طریقوں کی تبدیلی سے انکار کرتے ہوئے عذر ہائے لنگ پیش کرتے ہیں یہ بھی ان کا تحریک وہابیت پر مہر ثبت کرنے والا معاملہ ہے ورنہ قرآن، مسجد اور دیگر ہزاروں اسلامی مسائل کے عہد رسالت سے لے کر تاحال کئی نام بدلے اور ان کے سینکڑوں طریقے تبدیل ہوئے ان کی تبدیلی سے انکار کے بجائے اسلام کے عاشق بن کر ہم سے بڑھ کر ان پر عمل کرتے ہیں۔

موجد اسلام پر حملہ

اگرچہ محافل میلاد کا انعقاد بادشاہ اربل (مرحوم) سے صدیوں سے پہلے چلا آرہا تھا لیکن چونکہ انہوں نے خصوصیت سے دلچسپی لی تو ان کے نام کا قرعہ نکل آیا یہ ایسے ہے جیسے قرآن تو پہلے سے جمع ہو کر چلا آیا تھا لیکن سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خصوصی اہتمام کے ساتھ لغت قریش پر جمع کرنے پر جامع القرآن سے نوازے گئے یہ عذر کہ وہ بادشاہ فاسق تھا ظالم تھا وغیرہ وغیرہ یہ بھی مبنی بر جہالت اور افتردہ بہتان کے سوا کچھ نہیں، فقیر نے اس درویش منش اور ولی کامل بادشاہ کے متعلق ایک مقالہ اسپرد قلم کیا ہے اس سے اہل انصاف کے سامنے حقیقت سامنے آگئی کہ میلاد دشمنی

میں وہابی تحریک کے عشاق کیسی کیسی گندی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔
خدانخواستہ بقول ان کے یہ بادشاہ ایسے تھے جیسے انہوں نے سمجھ رکھا ہے تو پھر میلاد کی برائی کیوں؟ جب کہ قاعدہ ہے کہ فعل کے حسن کو دیکھا جاتا ہے موجد کو نہیں "انظر الی ما قال ولا تنظر الی الی من قال" کہ وہ دیکھ جو اس نے کہا یہ نہ دیکھ کہ کس نے کہا "خذما صفادع ماکدر " اچھا لے برا چھوڑ

حجاج بن یوسف

مانا کہ شاہ اربل رحمتہ اللہ علیہ میں عملی خامی ہوگی (اگرچہ معاملہ برعکس ہے) لیکن حجاج بن یوسف ظالم جیسے نہیں ہوں گے۔ حجاج بن یوسف کا ظلم و ستم و فسق و فجور جملہ عالم اسلام کا تسلیم شدہ ہے اور شاہ اربل کو صرف یہی فاسق فاجر کہتے ہیں اب یہ فیصلہ ناظرین کے ہاتھ میں ہے کہ وہ حجاج بن یوسف قرآن مجید میں درجنوں بدعات مختلف طریقے ایجاد کئے مثلا تقسیم تیس پارے اور ان کے اسماء وغیرہ وغیرہ' تفصیل فقیر کے رسالہ "بدعات القرآن" میں دیکھئے تو قرآن جیسی مقدس کتاب کی بدعت پر عمل جائز اور حجاج بن یوسف کا ظلم و ستم گوارہ لیکن رسول اکرم ﷺ کی سیرت اقدس کے متعلق ایجادات کا عذر دے کر اور شاہ اربل مرحوم کو بدنام کر کے عذر لنگ صاف بتاتا ہے کہ "ہے دل میں کالا کالا"

اور دُعا ھے کہ مولیٰ عزوجل بطفیل حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اسی میں زندہ رکھے اور اسی پر موت دے اور اسی پر قیامت میں اٹھائے (آمین)

مدینے کا بھکاری
الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ
بہاولپور پاکستان۔